سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل حضور نے مکرم مولوی محمد صاحب امیر صوبہ مشرقی پاکستان کو شرف ملاقات بخشا

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے

جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

(۲) "میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت اور قابلِ فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔ آپ ایسے زمانہ میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ مجذوم کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی۔"

الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱

مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب آج شام کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی معہ اہل و عیال مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۴ء بروز جمعرات شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی چھوٹی صاحبزادی سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد حسن صاحب پشاور یرقان سے بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے زعماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہمارا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے چنانچہ ۳۰ جون کو نصف سال ختم ہو چکا ہے۔ جہاں یہ امر خوشکن ہے کہ اس سال کی آمد گزشتہ سال کی آمد سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑھی ہے وہاں یہ بات توجہ کے قابل ہے کہ بجٹ کے لحاظ سے ہم ابھی کافی پیچھے ہیں۔ یہ کمی بڑی آسانی سے پوری ہو سکتی ہے بشرطیکہ جملہ مجالس کے زعماء ہمت سے کام لیں۔ اور کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں۔ پس ہر مجلس کے زعیم اور بڑی مجالس کے زعماء اعلیٰ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس طرف پوری توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جولائی ۶۲ء

ایک دانشمندانہ اور مفید مشورہ

دستور پاکستان کے مطابق پاکستان کے ہر شہری کو ضمیر و مذہب کی آزادی دی گئی ہے چنانچہ دفعہ ۷ پارٹ دوم کے ماتحت "مذہبی آزادی" کے زیر عنوان قرار دیا گیا ہے کہ

کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جائے گا جو

(الف) کسی مذہبی جماعت یا فرقہ کو اپنے مذہبی عقیدہ پر قائم رہنے سے اس پر عمل پیرا ہونے سے اور اس کی تبلیغ کرنے سے یا اس میں تعلیم دینے سے یا اس غرض کے لئے ادارے قائم کرنے سے یا جو کام ان سے تعلق رکھنے والے ہوں ان کو بجا لانے سے روکتا ہو۔

(ب) کسی شخص کو مجبور کرتا ہو کہ وہ اپنے عقیدہ کے علاوہ کسی دیگر عقیدہ کے مطابق مذہبی تعلیم حاصل کرے یا کوئی رسم ادا کرے یا مذہبی عبادت کرے

(ج) کسی شخص پر ایسا ٹیکس عائد کرے جس کی آمدن کسی اس کے غیر مذہب پر صرف کی جائے۔

(د) جو مختلف فرقوں کے مذہبی اداروں میں کسی ٹیکس کی معافی یا منسوخی وغیرہ کے متعلق امتیاز کرتا ہو۔

(ہ) سوا اس روپیہ کے جو اس غرض کے لئے حاصل کیا گیا ہو پبلک روپیہ کسی خاص مذہب یا جماعت یا فرقہ کے لئے خرچ کرنے کا جواز دیتا ہو۔ (انگریزی ترجمہ)

یہ نہایت ہی واضح دفعہ ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ دستور کے اس حصہ پر خود بھی کاربند ہو اور دوسروں کو کاربند رہنے کے لئے اہتمام کرے۔

یہاں ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ قرآن کریم نے اس عقیدہ کی سخت مخالفت کی ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ

تکاد السمٰوٰت یتفطّرن منہ
وتنشقّ الارض وتخرّ الجبال
ھدًّا ان دعوا للرحمٰن
ولدًا۔

یعنی قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ جاویں اور زمین میں شگاف پڑ جاویں اور پہاڑ کانپ کانپ کر گر پڑیں اس سے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔

پھر جب ہم اناجیل اربعہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم یہود کے اہل علم حضرات کو نہایت سخت سخت باتیں کہی ہیں۔ کبھی ان کو کہتے اے سانپ کے بیٹو۔ کبھی ان کو زناکار اور کبھی اس سے بھی زیادہ خطابات دیتے ہیں۔

اب اناجیل اربعہ عیسائیوں کی بنیادی دینی کتب ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اور یہودیوں کے اہل علم حضرات کو سخت کلامی سے یاد کیا گیا ہے۔ کیا اگر پاکستان کے مسلمان اور یہودی مطالبہ کریں کہ اناجیل کو ضبط کر لیا جائے تو کیا اس سے دستور پاکستان کی مندرجہ بالا دفعہ کے مطابق حکومت پاکستان ایسا کر سکتی ہے؟ قطعاً نہیں۔ کیونکہ یہ دفعہ پاکستان کے عیسائیوں کو آزادی ضمیر کا اسی طرح حق دیتی ہے جس طرح دوسرے مذاہب کے لوگوں کو محض اس لئے کہ اناجیل کے یہ بیانات مسلمانوں اور یہودیوں کا دل دکھاتے ہیں اور دو فریقوں میں منافرت پیدا کرتے ہیں قطعاً حکومت عیسائیوں کے حق ایمان میں دخل اندازی نہیں کر سکتی اور نہ کوئی ایسا قانون بنا سکتی ہے جس سے عیسائیوں کے ان حقوق پر زد پڑتی ہو۔

دستور کی یہ دفعہ نہایت واضح ہے اور وہ لوگ جو عیسائی مشنریوں اور ان کی جائداد پر قدغن لگانے کی ترغیب حکومت کو دیتے رہتے ہیں وہ دستور کی اس دفعہ کی خلاف ورزی کے لئے اکساتے ہیں جو حکومت کبھی مان نہیں سکتی۔

دوسری واضح مثال شیعہ فرقہ کے متعلق ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بلا فصل خلیفہ ہیں اور خلفائے ثلاثہ الراشدین نعوذ باللہ غاصب تھے۔ وہ بلا کسی حق کے خلیفہ بن گئے تھے۔ ایک اہل سنت والجماعت کے لئے یہ خلفائے ثلاثہ الراشدین کی سخت توہین ہے اور اس عقیدہ سے اس کا خون کھولنے لگتا ہے مگر کیا حکومت شیعوں کی ان کتابوں کو ضبط کرے گی جن میں انہوں نے اپنے اس عقیدہ کو نہایت کڑے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں ایک حکومت تو کیا دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو شیعوں کو اپنے عقیدہ سے باز رکھ سکے اور ان کے دین میں مداخلت کرے۔ محض اس لئے کہ دوسرے فرقے ان کے اس عقیدہ سے دکھ پاتے ہیں۔ دستور کی یہ دفعہ ان کو ہر طرح کی حفاظت دیتی ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ اگر دوسرے لوگ شیعوں کو اس عقیدہ سے باز رکھنے کے لئے جبر استعمال کریں تو ان کو روکے۔ نہ حکومت کوئی ایسا قانون پاس کر سکتی ہے جس سے شیعوں کے اس عقیدہ پر زد پڑ سکتی ہو۔

حکومت کا کام یہ ہے کہ ہر ایک کو جو کسی عقیدہ پر قائم رہنا چاہے اس کی تبلیغ کرنا چاہے دستور کی اس دفعہ کے مطابق نہ صرف اس کو کھلی اجازت دے بلکہ اس کی حفاظت کرے۔ بے شک یہ کام مشکل ہے۔ اور توازن قائم رکھنے کے لئے حکومت کے محکمہ نظم و نسق کو سخت دشواریاں پیش آتی ہیں لیکن یہ کام اس کو بہرحال کرنا ہے۔ اس کے لئے کوئی شارٹ کٹ نکالنا حکومت کا قطعاً کام نہیں ہے کیونکہ اس سے سوا مزید الجھنیں پیدا ہونے اور کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

یہ اصول حکومت کا ہی نہیں ہے بلکہ اسلام ہی نے اس کو نہایت وضاحت سے پیش کیا ہے۔ اور صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔

لا اکراہ فی الدین

اگر مختلف فرقوں کے اہل علم حضرات قرآن کریم کے اس اصول پر عمل پیرا ہو جائیں تو حکومت کے لئے کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا حکومت کا فرض ہے کہ نہایت مضبوط ہاتھ سے دستور کی اس دفعہ پر عمل کرائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کو ایسا کرنا پڑتا ہے ورنہ ملک میں ایک منٹ کے لئے بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

آج کل لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کا عرس منایا جا رہا ہے۔ جو تفصیل اس کی اخبارات میں اب تک آئی ہیں اور جو رسومات وہاں ادا کی جائیں گی وہ حضرت داتا گنج بخش کے مریدوں کے لئے عین دین و ایمان ہے لیکن ان کے سوا باقی تمام فرقوں کے لئے وہ نہ صرف دین ہی نہیں بلکہ اسلام کے بنیادی اصولوں کی نفی ہیں۔ مگر حکومت کا محکمہ اوقاف دستور کی اس دفعہ کے مطابق مجبور ہے کہ حضرت داتا گنج بخش کا عرس اسی طرح منائے جس طرح آپ کے مریدین جو چڑھاوے چڑھاتے ہیں پسند کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ خواہ عوام اس پر عمل کریں یا نہ کریں۔ خواہ اہل علم حضرات مانیں یا نہ مانیں حکومت اسلام کے اصول

لا اکراہ فی الدین

کے مطابق اور دستور کی مندرجہ بالا دفعہ کے مطابق مجبور ہے کہ اسی طرح کرے جس طرح حضرت داتا علیہ الرحمۃ کے چڑھاوا چڑھانے والے چاہتے ہیں۔ اور نہ صرف اس طرح کرے بلکہ اگر کوئی اس کو برا مناتا ہے تو کوئی پرواہ نہ کرے اور اگر کوئی ان میں حائل ہونا چاہتا ہے تو اس کو سختی کے ساتھ روکے۔

جہاں تک دینی کتب کی ضبطی کا معاملہ ہے ذیل میں ہم ہفت روزہ لاہور کے ایک اداریہ سے متعلقہ عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"۔۔۔ پھر مذہبی کتب کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(اول) بنیادی اور اساسی نظریات کی حامل۔

(دوم) تشریحی و توضیحی ۔۔۔ جو بعد میں لکھی گئیں یا اب لکھی جا رہی ہیں۔ پہلی شق کے تحت وہ کتب آتی ہیں جو مذاہب کے بانیان نے تحریر فرمائیں یا ان پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں۔ ان کی حیثیت متعلقہ قوموں۔ جماعتوں اور فرقوں کے لئے بنیادی عقائد اور اساسی نظریات کی ہوتی ہے اور ان میں مندرج ہر فقرہ اور توضیح و تعبیر متعلقہ مذہب یا فرقہ کے لئے حجت ۔۔۔ ان کتب کے بارے میں صائب ترین موقف یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں ہر قسم کے احتساب اور قدغن سے بلند سمجھا جائے۔ خواہ کسی دوسرے فرقہ کے نزدیک ان میں صداقت ہو یا نہ ہو تاکہ تلاش حق کے راستے مسدود نہ ہو جائیں اور ہر متلاشی حق کو باقاعدہ تقابل و توازن کے بعد اپنے لئے اپنے رب سے ملنے کی صحیح راہ اختیار کرنے کی سہولت حاصل رہے ۔۔۔ دوسری کتب وہ ہیں جو ان اول الذکر کتب کے مندرجات کی روشنی میں اب لکھی جا رہی ہیں۔ ان نئی مطبوعات کے حسن و قبح کو جانچنے ناپنے کے لئے حسن بیان شریفانہ پیرایۂ اظہار اور غیر دل آزارانہ طرز استدلال کی شرائط لازماً عائد ہونی چاہئیں۔

(ہفت روزہ لاہور ۶/۲۹/۶۲ صفحہ ۳)

اس ٹکڑے میں نہایت دانشمندی سے مذہبی کتب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مطلب صاف ہے ہمیں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں تاہم ہم ہفت روزہ لاہور سے اتفاق کرتے ہوئے حکومت سے مستدعی ہیں:۔

"پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے شعبہ ہائے احتساب کتب سے گزارش کی تھی کہ وہ ملک کے اندر امن و سلامتی کی حقیقی فضا پیدا کرنے کے لئے مذہبی کتب پر احتساب و تجزیہ کے معاملہ میں ایک مفصل اور واضح ضابطہ تیار کریں اور اس معاملہ میں نزاکتِ احساس کی کوئی بنیادی اور جامع و مانع تعریف مرتب کریں تاکہ جذباتیت کی افراتفری میں کبھی کسی پاکستانی کے بنیادی حقوق مجروح نہ ہونے پائیں۔" (ایضاً)

اگر دانشمندی سے کوئی ایسا ضابطہ بنا لیا جاوے تو اس سے اہل نظم و نسق کی نہ صرف رہنمائی ہو گی بلکہ ان کے لئے کام بہت آسان ہو جائے گا اور محض اندھے کی ڈنگوری چلانے کا معاملہ نہیں رہے گا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

قرآن مجید اور نظامِ کائنات

مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری لاہور

— ۲ —

قرآن حکیم نے بتایا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں آسمان دخان یعنی گیس کی صورت میں تھے۔ زمین و آسمان گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے جو کہ کھول دیئے گئے۔ معلوم اور نامعلوم ہر چیز میں اُس نے جوڑے پیدا کئے۔ آفرینش کی ابتداء چونکہ دو گیسوں کے جوڑے سے ہوئی۔ یہ دو گیسیں دو مرحلوں یا دو دوروں میں پیدا ہوئیں۔ اس لئے فرمایا کہ سات آسمانوں کی پیدائش دو وقتوں میں ہوئی

آسمان اور زمین ایک ہیولیٰ کی صورت میں تھے۔ پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر الگ الگ کُرے بن گئے۔ رتق اور فتق کے الفاظ میں اس فلسفہ کی طرف صاف اشارہ موجود ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دو وقتوں سے مراد رتق اور فتق کے دو دور ہوں۔ یعنی دخان میں مادۂ تخلیق کا بندھا ہونا اور پھر اُس کا الگ ہونا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آسمانی فضاؤں میں چمکیلے بادل پیدا ہوتے اور ان میں کُرے پیدا ہو کر الگ ہو جاتے ہیں۔ تخلیق کے یہ دو مرحلے بالکل واضح ہیں۔

سائنسی مشاہدات کی بناء پر یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ستاروں کے بڑے بڑے نظام جن کو سحابیہ یا سلائم (Galaxies) کہتے ہیں۔ دن بدن ناقابلِ یقین رفتار سے پھیل رہے ہیں۔ یعنی ان کا فاصلہ ایک دوسرے سے بڑھ رہا ہے۔ اس پھیلاؤ کو اصطلاح میں کائنات کا پھیلنا کہتے ہیں۔ اس پھیلاؤ کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان سحابیوں کے درمیان مسلسل نیا مادۂ تخلیق وجود میں آرہا ہے۔ وہ اس نئے مادہ کے لئے جگہ فراہم کرتے ہیں اور پھیلتے رہتے ہیں۔ جیسے غبارہ میں جوں جوں ہوا کا دباؤ بڑھے گا وہ لازماً پھولے گا۔ اسی طرح نئے مادہ کے باعث کائنات پھیل رہی ہے۔ قرآن حکیم نے انا لموسعون کے الفاظ میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ فرمایا۔

"ہم نے اپنے دستِ قدرت سے آسمان بنائے اور ہم (اس نظام کائنات کو) کشادہ کرنے والے ہیں"۔

یہ ترجمہ ہم نے آج نہیں کر لیا۔ بلکہ سائنسی دور سے بھی پیشتر قدیم ترین اردو ترجمہ یہی ہے

حضرت شاہ رفیع الدین رح کے ترجمہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"اور آسمان کو بنایا ہم نے ساتھ قوت کے اور تحقیق ہم البتہ کشادہ کرنے والے ہیں"۔

پھر فرمایا کہ ہم مخلوق میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر دور میں ایک نئی شان کا ظہور ہوتا ہے۔

اسی طرح پانی کا مبداء حیات ہونا سائنس کا عظیم الشان انکشاف ہے۔ سائنس نے ثابت کیا ہے کہ حیات کا اولین قوام پانیوں میں تیار ہوا۔ حیاتیاتی کیمیا کے اس میدان میں ۱۹۵۳ء میں ایک بڑا عہد آفرین تجربہ کیا گیا۔ جس کے نتائج کی صورت میں اس نظریہ کی توثیق ہوگئی۔ اسی نظریہ کہ زمین کی اضطراری کیفیت پہاڑوں کے باعث دور ہوئی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اور اسی طرح کلٌّ فی فلکٍ یسبحون کا انکشاف یعنی ہر ایک کرہ اپنے اپنے دائرہ فلک (ORBIT) کے اندر تیر رہا ہے۔ علم ہیئت کا بہت بڑا انکشاف ہے۔

بیسویں صدی کے شروع میں آئن سٹائن نے یہ نظریہ پیش کیا کہ کائنات میں کوئی شے ساکن نہیں۔ تارے، سحابیے کہکشاں اور تمام اجرام فلکی مستقل طور پر گرداں دیکھائی رہتے ہیں۔ لیکن ان کی گردش و رفتار کو ایک دوسرے کی مدد اور نسبت سے ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ خلائے لامحدود میں نہ تو کوئی مرکز ہے نہ کوئی خط نسبت۔

جب ہم ان عظیم اور ناقابلِ قیاس فاصلوں والی کائنات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوری کائنات مسلسل گردش کر رہی ہے۔ ہمارا کائناتی جزیرہ یعنی ہماری اپنی سدیم بھی گردش کر رہا ہے اور اپنی اس غیر مختتم حرکت کے ساتھ ساتھ اپنے کروڑوں ستاروں اور سیاروں اور اپنے بین السیاراتی گیس اور گرد کے بادلوں کو بھی گردش دے رہی ہے۔ ہمارا آفتاب اپنے ساتھیوں یعنی نظام شمسی کے سیاروں کے ہمراہ اس سدیم کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ یہ گردش بیس کروڑ ارضی سال میں پوری ہوتی ہے"۔ کتنا حقیقی نقشہ ہے جو قرآن حکیم نے پیش کیا ہے کہ کائنات میں ہر کرہ گردش میں ہے اور سورج بھی اپنے مستقر کی طرف سرگرم سفر ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ ہم نے آسمانی بلندیوں کو ایک محفوظ چھت کے طور پر بنایا ہے۔ سائنس نے ثابت کیا ہے کہ یہ چھت فضائے قائمہ (stratosphere) کی صورت میں حقیقتاً موجود ہے۔ اس فضائی پرت میں کائناتی شعاعیں اور شہاب ثاقب جذب ہو جاتے ہیں۔ جس کے باعث ہم ہلاکت خیز شعاع اور آسمانی گولہ باری سے محفوظ ہیں۔ زمینی فضا سے ماوری کرۂ ارض کے چاروں طرف ایک بڑا کائناتی سحاب ہے۔ یہ زمین کے لئے ایک حفاظتی پرت کے طور پر کام کرتا ہے۔

"کیا دنیا پر چھت ہے۔ اس کا جواب صدیوں پہلے سائنس نے یہ دیا ہے کہ دنیا پر کوئی چھت نہیں۔ لیکن عصرِ حاضر میں جو انکشافات ہوئے ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پر ایک قسم کی چھت ضرور ہے۔ اس آسمانی چھت کے وجود سے جس کو ہم فضائے قائمہ کہتے ہیں نصف صدی پہلے کا انسان بالکل ناواقف تھا۔ یہ دریافت نئی دنیا کی دریافت سے زیادہ اہم ہے۔ کولمبس نے نئی دنیا کا راستہ کھولا۔ لیکن فضائے قائمہ کے ماہرین ہمارے لئے نئی کائنات کا راستہ کھول رہے ہیں"۔

کلٌّ فی فلکٍ یسبحون کی آیت قابلِ غور ہے۔ یعنی ہر کرہ اپنے اپنے دائرہ فلک میں تیر رہا ہے۔ سبح کے لفظ میں پانی اور ہوا کی طرح ایک لطیف مادہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس سے سارا جوّ کائنات معمور ہے۔ یا وہ مقناطیسی سمندر مراد ہے جس میں آسمانی کرے بلا روک ٹوک تیر رہے ہیں دوسری جگہ بھی دخان کہہ کر بتایا کہ آغاز آفرینش میں آسمانی فضا ایک دخانی مادہ سے بھری ہوئی تھی۔

اسی طرح فرمایا۔

وجعل الظلمات والنور (۲/۲)

کہ اللہ تعالےٰ ظلمات و نور کا بنانے والا ہے سائنس نے ہمیں بتایا کہ ابتداءً ایک کثیف گیس سے فضائے عالم معمور تھی۔ اسی طرح چمکیلے بادل پیدا ہوئے۔ زمین، سورج ستارے، سحابیے۔ غرضیکہ کائنات کا ہر ذرہ اور ہر کرہ اسی سحاب نور سے تخلیق ہو کر ایتھر کے سمندر میں تیر رہا ہے۔ ہر کرے کا اپنا فلک یعنی گردش کا دائرہ ہے۔ جس میں وہ رواں دواں ہے۔

ایک حیرت انگیز انکشاف یہ ہوا کہ اس کائنات کی کنہ شعاع نور ہے۔ ایٹم شعاع نور کے انجماد یا ازجی کا دوسرا نام ہے۔ اس طرح کائنات کا غیر مادی تصور پیش کیا گیا۔

ایک سائنس دان کہتا ہے کہ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کہتی ہے کہ ہو جا تو ایک شعاع نور نمودار ہوتی ہے۔ جو کہ گردش کے دباؤ اور کشش ثقل کے باعث سمٹ کر وہ ایٹم بن جاتی ہے جو کہ مادہ کی بنیادی اینٹ اور کائنات کی اساس ہے۔

"طبیعات میں موجودہ رجحان یہ ہے۔ کہ پوری کائنات کو لہروں کی حیثیت دے دی جائے۔ یہ لہریں یا موجیں اشعاع کی ہیں۔ سر جیمز جینز مشہور سائنسدان کہتے ہیں کہ کائنات "سراسر نور وں کی لہر دل" کا نام اللّٰہ نور السموات والارض اور کے نیگون کا نقطہ اب پہلے سے کہیں زیادہ ذہنِ انسانی کے قریب ہے۔

آج سے چودہ سو سال قبل قرآن حکیم نے بتایا کہ آسمانوں میں بھی آبادی ہے۔ چلنے والی مخلوق پائی جاتی ہے۔ اور ان کی طرف اللہ تعالےٰ کا امر بھی نازل ہوتا ہے۔ ان کے جمع کرنے پر بھی ہم قادر ہیں گو ذہین مخلوق کا تصور پیش کیا گیا۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ لاکھوں زمینیں ایسی ہو سکتی ہیں جن پر زندگی کا وجود ہے۔ یہ زمینیں ہماری زمین سے لاکھوں سال پرانی بھی ہو سکتی ہیں اس لئے زندگی کے حقائق کا ادراک کرنے والے ذہن تمام کی موجودگی کائنات میں کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہوگی۔

دوسرے سیاروں پر ذہین مخلوق کی موجودگی کے جس نظریہ کو طویل عرصہ ہوا مسترد کیا جا چکا ہے۔ اسے دو حالیہ تحقیقاتوں کی وجہ سے نئے سرے سے قابلِ توجہ حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ امریکہ میں عظیم منصوبہ پر اور روس کے سائنس دان اپنے تحصیلی آلات کو آسمانی مخلوق کے پیغامات سننے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

"بلاشبہ یہ پوری کارروائی اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ فضائے بسیط میں ایسی مخلوق موجود ہے جو فنی اعتبار سے ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ جس نے ممکن ہے کہ بین السیاراتی مواصلات کا ایک ذریعہ قائم کر لیا ہو اور اسی بناء پر عین ممکن ہے کہ کسی دن ہمارے ریڈیو کے بڑے بڑے ایریلز پر وہ اشارے موصول ہونے لگیں جو مخلوق ہمارے لئے نشر کر رہی ہو۔ یعنی

سائنسدان جن میں نوبل پرائز یافتہ ماہر نسلیات سرہان ملر بھی شامل ہیں۔ ایسی مخلوق کی موجودگی کا دعویٰ تک کرتے ہیں جو حیاتیاتی طور پر ہم سے برتر ہو"

کائنات کی ہر چیز خواہ وہ نباتات، جمادات یا حیوانات ہیں یا ایٹم کے جوہر مثبت یا منفی چارج رکھتے ہیں یہ عظیم انکشاف بھی موجودہ زمانے میں ہوا اور قرآن کریم حکیم اس کا دعویٰ آج سے چودہ سو سال قبل کر رہا ہے کہ ہر چیز کا جوڑا ہے اور بعض جوڑے ایسے ہیں کہ انسان ان کا ادراک نہیں کر سکتا۔ حیاتیات کے باب میں قرآن کہتا ہے

يخرج الحيّ من الميّت و
يخرج الميّت من الحيّ۔

بالکل ایسی ہی تعریف سائنس کے نقطہ نظر سے علمائے سائنس نے بھی کی ہے ایک بہت بڑے بیالوجسٹ (ماہر حیاتیات) پروفیسر گڈرچ (GOODRICH) کہتے ہیں۔

" اگر طبیعی کیمیائی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ "جان" بہت سے عنصروں کا ایک پیچیدہ مرکب ہے یہ عناصر لگاتار بنتے اور بکھرتے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ بے جان مادہ جس کے اندر توانائی (قوت) موجود ہوتی ہے ایک بہنے والے دریا کی مانند مسلسل جاندار مادے میں جسے ہم تخمایہ (مادہ حیات) کہتے ہیں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر یہ مادہ اپنی توانائی کو صرف کرنے کے بعد مردہ یا بے جان حالت میں تبدیل ہو جاتا ہے

زمین کی قوت جاذبہ کے متعلق فرمایا

الم نجعل الارض كفاتا احياء وامواتا۔ یعنی زمین میں کچھ ایسی قوت ہے کہ باوجود تیز حرکت کے تمام چیزیں اس کی طرف کھنچی رہتی ہیں اور اس کے ساتھ چمٹی رہتی ہیں

آسمانی کرے غیر مرئی ستونوں پر قائم ہیں فرمایا الله الذی رفع السموٰت بغیر عمد ترونها۔ اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں پر بلند کیا جو کہ نظر نہیں آتے سائنس نے ہمیں بتایا کہ کائنات میں ایک تجاذبی قوت پائی جاتی ہے "زمین سب چیزوں کو اپنے مرکز کی طرف کھینچتی ہے اس کی غیر مرئی زنجیریں جو کشش ثقل کی ہیں فولادی زنجیروں سے بھی قوی تر ہیں یہاں تک کہ چاند بھی زمین کی گرفت سے نکلنے نہیں پاتا زمین کو سورج نے تھام رکھا ہوا ہے جس سے زمین ایک مخصوص دائرہ گردش میں آفتاب کے گرد چکر کاٹتی رہتی ہے اگر ہم آفتاب وزمین کے باہمی تعلق کو کسی زنجیر سے ظاہر کرنا چاہیں تو ۹ کروڑ لمبی ۳۰ لاکھ میل لمبی فولادی سلاخ سورج سے زمین تک گاڑنی پڑے گی جس کا قطر ۵۶۰۰ میل لمبا یا دوسرے لفظوں میں کرہ ارض کے قطر سے تقریباً تین چوتھائی ہوگا اس کے بغیر زمین سورج کی گرفت سے آزاد ہو جائیگی۔ اسی طرح فضائے آسمانی کے ان گنت سیارے جو ہم سے کالے کوسوں دور ہیں سب ایک دوسرے کو غیر مرئی کشش کی زنجیروں یا عمادوں کے ذریعہ کھینچ رہے ہیں اور اسی کھینچا تانی کی بدولت اپنے اپنے مدار یعنی دائرہ گردش پر قائم رہتے ہیں۔"

یہ نظریہ تجاذب کائنات ہے جو کہ پہلے مسلمان علماء اور پھر نیوٹن نے پیش کیا اور بھی ذرائع ہیں جو کہ علمائے طبیعات نے دریافت کئے جن کے باعث ہر کرہ اپنے مدار پر قائم ہے بہت سے امور آئندہ دریافت ہوں گے وہ ذرائع جن کے باعث نظام کائنات قائم ہے بمنزلہ عماد نہیں لیکن غیر مرئی عماد یعنی ستون۔ اگر یہ نہ ہوں تو کائنات کا قیام محال اور اس کا انتشار یقینی ہے فرمایا

"اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو روکتا ہے کہ وہ اپنے راستہ سے ہٹ نہ جائیں اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے بعد کوئی شخص روک نہیں سکتا (۳۵/۴۱)

قرآن حکیم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے حالت ذلول میں رکھا ہے جس کے باعث اس میں کشادہ راستے ہیں اور اس سے رزق مہیا ہوتا ہے۔

هو الذی جعل لكم
الارض ذلولا فامشوا
فی مناكبها وكلوا من
رزقه (الملک ۱۶)

وہی ہستی ہے جس نے زمین کو ذلول یعنی جوئے کے نیچے جھکی ہوئی مطیع ومنقاد بنایا پس اس کی وادیوں میں چلو پھرو وہ تمہارے لئے آغوش بداماں نہیں اور اس کے رزق سے کھاؤ

آج سائنس نے ہمیں بتایا کہ زمین اپنے مدار پر عمودا نہیں بلکہ جھکی ہوئی رواں دواں ہے یہ کرہ فضا میں بالکل سیدھا قائم نہیں بلکہ ۲۳ درجے کے قریب ایک طرف جھکا ہوا ہے اور یہی انعطاف یا جھکاؤ ہمارے مختلف موسموں کی تخلیق کرتا ہے اور اگر یہ انعطاف نہ ہوتا تو زمین کا ایک بڑا حصہ صحرائے عظیم کی صورت اختیار کر لیتا زمین درمیان میں سے ابھر کر پھٹ جاتی اور خط استواء ایک مہیب خندق کی صورت میں اس کے گرد پھیل جاتا۔ الغرض زمین کی اسی سرنگونی اور جھکاؤ سے ہمارے موسم اور ہمارا رزق وابستہ ہے اور زمین میں کشادہ وادیاں ہماری نقل وحرکت کے لئے موجود ہیں۔

قرآن مجید کی رو سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر کائنات عالم کی بنیاد ہے۔ بالفرض اگر اس کی وحدانیت ٹوٹ جائے اور مختلف حصوں میں بٹ جائے تو کائنات کے پرخچے اڑ جائیں گے نہ زمین رہے گی نہ پہاڑ نہ آسمان۔ سورہ مریم میں فرمایا۔

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمان نے بیٹا بنا لیا ہے تو کہہ دے کہ تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو جس کی شدت کا تمہیں اندازہ نہیں۔ اگر یہ بات ایسے ہی ہو) تو قریب ہے اس سے آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ (آیت ۸۹ تا ۹۱)

جس طرح مادی کائنات کی بنیاد ایٹم پر ہے اگر ایٹم کو توڑا جائے تو انرجی کا شدید انتشار پیدا ہوتا ہے اور ایک ایسی تباہی اپنے دامن میں گرد و پیش کو سمیٹ لیتی ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اسی طرح سب وحدتوں کی منتہا خدا تعالیٰ کی ہستی ہے (وان الی ربك المنتهٰى) اس کی وحدت میں اگر بال آجائے تو کائنات عالم کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ ایٹم کو توڑنے والی عیسائی قوموں کے لئے قرآن مجید کی اس دلیل کا سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

اختلاف السنۃ کی حقیقت پر غور کرنے کے لئے قرآن مجید نے ہمیں اتحاد پیدائش۔ اتحاد زبان اور اتحاد لون کی طرف توجہ دلائی اور بتلایا کہ رنگ اور زبان کے اختلاف کے اسباب دراصل ایک ہیں اور اس میں علمائے فطرت کے لئے بڑے نشان ہیں (سورۃ روم آیت ۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جس طرح ایک رنگ سے مختلف رنگ بنے اسی طرح ایک زبان سے مختلف زبانیں اور باقی رنگ اسکے مظاہر ہیں۔ سفید شعاعیں یا سفید روشنی دراصل سات رنگوں کا مجموعہ ہے اسی طرح مختلف زبانیں دراصل ایک ابتدائی زبان کے مظاہر ہیں اور وہ قرآن مجید کی رو سے عربی مبین ہے عربی زبان گویا سورج کی روشنی ہے اور باقی زبانیں اس روشنی کا انتشار یعنی قوس قزح کے رنگ جس طرح بنیادی رنگ سات ہیں جو کہ سورج کے نور کی پیداوار ہیں۔ اسی طرح کیا عربی سے نکلنے والی ابتدائی زبانیں بھی سات ہیں؟ یہ نقطہ بابائے تحقیق السنہ (مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر) رنگوں پر جتنا جتنا ہم غور کرتے جائیں گے۔ اختلاف السنہ کا عقدہ اتنا اتنا کھلتا جائے گا۔ یوں قرآن حکیم سائنسدان کی لیبارٹری میں پہنچ جاتا ہے۔ قرآن اور سائینس کے موضوع پر ہمیں اپنے عجز کا اعتراف ہے۔ قرآن حکیم حقائق ومعارف کا ایک سمندر ہے اور ہماری مثال اس بچے کی سی ہے جو سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا سیپیوں اور گھونگوں سے اپنا جی بہلا رہا ہو جبکہ قدرت کا ایک بحر ناپیدا کنار عجائبات سے بھرا ہوا تا حد نظر اس کے سامنے ٹھاٹھیں مار رہا ہو۔

حرف آخر کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل کلمات پیش کرتا ہوں جو کہ میرے لئے اس بات میں حرف آغاز بھی ہیں اور "کلامہ الامام امام الکلام" کے مصداق بھی

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو۔ ملزم وساکت ولا جواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف وحقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق ودقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط فصاحت وبلاغت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ وناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز تو اس کا یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف ودقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔ ۔ ۔ ۔ اے بندگان خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا، آریہ یا کسی اور رنگ کا کوئی فلسفی کوئی ایسی صداقت نہیں نکال سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو، قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو"

(ازالہ اوہام ص۳۰۵ تا ص۳۱۳)

درخواست دعا

میری بڑی بہن شمیم اختر صاحبہ بحرین میں سخت بیمار ہیں۔ تقریباً ۶ دن سے بے ہوشی طاری ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔

بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

میری امی جان کی طبیعت بھی بہت خراب ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ثروت آرا
بنت کیپٹن محمد اسلم صاحب
دار الصدر الف ربوہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

(مکرم سیّد حمید الدین احمد صاحب)

اس عالم رنگ و بو میں جہاں صدہا قسم کی مخلوقات اپنی جبلّی فطرت سے خلاقِ عالم کی قدرت کا مظاہرہ کر رہی ہیں وہاں انسان یعنی اشرف المخلوقات بھی اپنے کاریگر کی کاریگری کو نت نئے روپ سے جلوہ افروز کر رہا ہے۔ آب باراں کا ایک صاف و شفاف قطرہ آبدار موتی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اندر ماء معین سے پیدا شدہ انسان بھی تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہو کر احسن تقویم کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس طرح آب باراں کا ایک ہی صاف و شفاف قطرہ صدف کے پیٹ میں داخل ہو کر قادر مطلق کی قدرت کو واشگاف کرتا ہے بعینہٖ اسی طرح انسان ضعیف البنیان بھی تقویٰ کی گہرائی میں داخل ہو کر تمام منازل سلوک کو طے کرنے کے بعد ایک چمکتا ہوا موتی بن کر روحانیت میں دوسروں کے لئے مشعل راہ بن جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

مذاہب عالم کی غایت غائی اگر اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے تو یہ بھی سچ ہے کہ اس غایت غائی تک پہنچنے کے لئے سب سے پہلا قدم تقویٰ ہے۔ چنانچہ فرقان مجید نے بھی اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ باوجودیکہ کلام پاک اپنی تمام خوبیوں میں یکتا ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانے والے صرف متقی ہی ہوتے ہیں اور متقیوں کی اوصاف کو بیان کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہ غیب کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے اور باریک در باریک ہے اس لئے جب بندہ کی طرف سے اس وراء الوراء ہستی پر ایمان کی کیفیت بزبانِ حال و قال انتہا تک پہنچ جاتی ہے تو پھر بندہ پرور کی طرف سے بھی اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام پنہانیوں کے باوجود اپنی خاص مہربانی سے اس پر جلوہ گر ہوتا ہے اور غیوبت کو مشاہدہ سے بدل دیتا ہے۔ تقویٰ کی راہوں کو جاننے کے لئے اسوۂ رسول کی ضرورت ہوتی ہے اور تمام متقیوں کے سردار اعظم اور انسان کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نمونہ ہی اس راہ کا سنگ میل ہے اور پھر اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار خادم اور عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ بھی ہمارے لئے نمونہ ہے جس کے طفیل احمدیت کے بیشتر پروانے اس کوچہ سے آشنا ہو چکے ہیں۔

اللّٰھم زد فزد آمین

اسلام نے جس صراط مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی کی ہے اس کا آغاز و انجام تقویٰ ہی پر منحصر ہے۔ لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تقویٰ شروع میں کچھ تکلف کو چاہتا ہے اور تکلف میں تکلیف سراسر کے مقولہ کے مطابق متقی کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر انجام کار یہ تکالیف ہی راحت و سرور میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور خدا کی راہ میں ہر تکلیف متقی کے درجہ کو بلند سے بلند تر کرتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مقصدِ زندگی کو حاصل کر لیتا ہے اور فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے پاک زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ حضور نے تقویٰ کے حصول کی راہیں ہم پر آسان کر دی ہیں اور روحانی نکتہ ہائے راز کو بھی کھول کر رکھ دیا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم ان راہوں پر گامزن ہوں اور اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہیں کہ وہ ان تین مدارج میں سے (یعنی نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ) کس درجہ میں ہے اور آرام کی سانس نہ لیں جب تک کہ ہم نفس مطمئنہ کو حاصل نہ کر لیں۔ "جہاں چاہ ہے وہاں راہ ہے"۔ کے مشہور مقولہ کے مطابق اگر ہم اس بارے میں کوشاں ہوں گے اور ساتھ ہی دعاؤں میں زور دیتے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط ہم کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر اک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہ ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہ ہوگا۔"

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ علی سیدی المرسلین والعاقبۃ للمتقین ط

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے لئے صدقہ

جماعت احمدیہ گجرات شہر نے ایک بکرا مورخہ ۲۳ جون بعد نماز عصر ذبح کر کے غرباء اور مستحقین میں تقسیم کیا۔ اور دوسرا بکرا مورخہ ۲۶ جون بعد نماز جمعہ ذبح کر کے تقسیم کیا گیا۔ دونوں مواقع پر بکرا ذبح کرنے سے قبل حضور کی صحت کے لئے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شافی مطلق پیارے آقا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات شہر)

بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے وصیّت کا سرٹیفکیٹ دکھانا ضروری ہے

(از مکرم قاضی عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جب کسی موصی یا موصیہ کی وفات ہو جاتی ہے اور اس کے ورثاء میّت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لاتے ہیں تو بالعموم ان کے پاس وہ سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا جو موصی مرحوم یا موصیہ مرحومہ کو اس کی وصیّت کی منظوری کا صاحب صدر اور سیکرٹری مجلس کارپرداز کے دستخطوں سے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ میّت کے ورثاء کے لئے ضروری ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا کو واپس دے دیں۔ کیونکہ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد ہے۔ چنانچہ حضور ضمیمہ رسالہ الوصیّت کی شق نمبر ۳ میں فرماتے ہیں:-

"انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیّت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیّت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دے دے اور جب قواعد مذکورہ بالا (مندرجہ ضمیمہ۔ ناقل) کی رُو سے کوئی میّت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ انجمن کو دکھایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میّت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔"

اور حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قاعدہ ۵۰۱ حسب ذیل ہے

"سرٹیفکیٹ دکھائے جانے کے بغیر کسی موصی کی میّت قبرستان میں دفن نہیں کی جائے گی۔"

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی تعمیل اور تتبع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی موصی یا موصیہ کی میّت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے لاتے وقت اس کی وصیّت کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا میں واپس دے دیا کریں۔ ورنہ قاعدہ ۵۰۱ کی رُو سے کارکنان دفتر بہشتی مقبرہ مرحوم یا مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے سے معذور ہوں گے۔

اگر کسی موصی یا موصیہ کا سرٹیفکیٹ گم ہو چکا ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے کر اس کی نقل منگوالیں مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کو تکرار کے ساتھ موصی اصحاب کے گوش گزار کر دیں اور اس کی تعمیل کروائیں۔

(سیکرٹری مرکزی کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

کام اور عمل کا وقت ہے باتیں کرنیکا نہیں

اگر آج سے چودہ سو سال پہلے پر نظر دوڑائی جائے تو روز روشن کی طرح یہ بات سامنے آتی ہے۔ کہ ادھر حکم ہوا ادھر پروانے اور جانثار تعمیل میں لگ گئے۔ گویا لمبے چوڑے خطبات اور وعظوں کا وجود نہیں ملتا۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ برسوں اور صدیوں کی محتاج منزلیں لمحوں میں طے کر لی گئیں۔ اور ترقی کی یہ محیر العقول رفتار دیکھ کر دنیا والے دنگ رہ گئے۔ اب چودہ سو سال کے بعد تاریخ پھر دہرا رہی ہے۔ اور ایک بار پھر اسی رنگ کی ضرورت ہے۔ مسیح پاک کے زمانہ میں جنت کے قریب کر دینے سے یہی مراد ہے کہ ہمارے اندر ذمہ داری کا احساس اس قدر گہرا اور پختہ ہو کہ اس کو نبھانے میں کسی یاددہانی اور بار بار کی وعظ و نصیحت کی ضرورت پیش نہ آئے۔ گویا کیا بلحاظ زمانہ اور کیا بلحاظ عمر کے یہی وہ دور ہے جبکہ کہا جاتا ہے کہ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ باتیں کرنے کا نہیں۔ اور یہی وہ وقت ہے جبکہ ہم نے دنیا والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا ایک تغیر پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"جب قوم تربیت پا کر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے۔ تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔"

کتاب تفہیمات ربانیہ کا نیا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے

کتاب تفہیمات ربانیہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں مخالفین کی مشہور کتاب عشرہ کاملہ کا جواب دیا گیا تھا۔ جس طرح عشرہ کاملہ مخالفین کے اعتراضات کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح تفہیمات ربانیہ احمدیہ جوابات کا تسلی بخش مجموعہ ہے۔ ہر اعتراض کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء کی تقریر میں فرمایا تھا کہ:۔

"اس کا نام میں نے ہی تفہیمات ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا تھا۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا۔ کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۳۱ء)

اب متعدد احباب کے تقاضے پر اس کتاب کا نیا ایڈیشن بعد نظر ثانی شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب کا حجم سات سو صفحات ہے۔ اس لئے اسے محدود تعداد میں شائع کیا جائے گا۔ ایک دوست نے پچاس نسخے خریدنے کے لئے کہا ہے۔ جو دوست یہ کتاب خریدنا چاہیں وہ بہت جلد اپنی مطلوبہ تعداد سے مینیجر صاحب مکتبہ الفرقان ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کی قیمت لاگت کے مطابق ہوگی۔ کاغذ سفید لگایا جائے گا۔

کتاب کے بارے میں اپنے مشوروں سے مجھے آگاہ فرمادیں۔

(خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ)

تعمیر مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے تعلق رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ گو خدا تعالیٰ کے فضل سے محلہ کی مسجد کا کمرہ تیار ہو چکا ہے۔ اور نمازیں ادا ہونی بھی شروع ہو چکی ہیں۔ تاہم ابھی مسجد کی تکمیل کا بہت سا کام باقی ہے۔ لہٰذا میں محلہ کے مخیر احباب و خواتین کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ براہ مہربانی اپنے وعدے ادا فرمائیں اور جنہوں نے ابھی کوئی ادائیگی کا ... نہیں کیا وہ وعدہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے محلہ میں اس خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ محترم صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً پانچ صد روپے خرچ کر کے اس مسجد کے اندر نہایت خوبصورت رنگ کروا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے مال اور عمر میں برکت دے۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع صدر دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔" ....

پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اسی روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔ (افسر خزانہ، صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جماعت کے خوشحال اور ذی مقدرت دوست متوجہ ہوں

جب تک جماعت قربانی نہ کرے وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ جماعت کے خوشحال اور ذی مقدرت دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ خود اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور اپنے ذہین، لائق، ہونہار، صحت مند، محنتی، اور دینی شوق رکھنے والے بچوں کی زندگیاں وقف کر کے انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوانے کے لئے پیش کریں۔

اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ دین اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے پہلے دوست اپنے بچوں کو دینی ماحول میں تعلیم دلائیں تاکہ جب وہ بچے دنیوی علوم کے ساتھ دین بھی سیکھ لیں اور اس پر خود عامل بھی ہو جائیں تو پھر وہ پیاسی دنیا کو راہ راست پہ لانے کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کریں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ میٹرک کا نتیجہ نکلے ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک دوستوں نے عملی قدم نہیں اٹھایا۔

جو دوست اپنے بچوں کی زندگی اس طرح وقف کر کے دین و دنیا اور اخروی زندگی میں فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اپنے بچوں کے نام اور ان کے ضروری کوائف سے وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ کو جلد اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

ایک درویش کا نکاح

بروز جمعہ بتاریخ ۱۹ر جون بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ بی۔ اے۔ دختر مکرم سید محبوب حسن صاحب مرحوم ایڈووکیٹ بھاگلپور (بہار) کے نکاح کا اعلان محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب (معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) ولد مکرم چوہدری نور محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر کیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے (مؤلف اصحاب احمد) قادیان)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۳۷۵

میں ذکیہ عادل بیوہ چوہدری احمد علی صاحب قوم راجپوت لنگاہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوروصال حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۱/۲ ۱ تولہ کانٹے طلائی جن کی قیمت ایک سو پچاس روپے ہے (۲) میرا حق -/۵۰۰ روپیہ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں الامۃ ذکیہ عادل۔ زوجہ چوہدری احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ گواہ شد۔ احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول خاوند موصیہ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ

مسل نمبر ۱۶۳۷۷

میں عبدالرفیق آصف ولد احمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن غلہ منڈی ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۸ روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد عبدالرفیق آصف دار الرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ۔ گواہ شد نور احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر خزانہ ربوہ۔ گواہ شد۔ منظور احمد خان خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۶۳۷۸

میں نور الحق مظہر ولد محمد عبدالحق صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۹ رحمٰن بلڈنگ ڈاک خانہ مغل پورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد نور الحق مظہر ۱۹ رحمٰن بلڈنگ شالامار لنک روڈ مغل پورہ لاہور گواہ شد محمد الدین سیکرٹری مال انصار اللہ موصی نمبر ۲۵۸۶ حلقہ گنج مغل پورہ گواہ شد محمد اسماعیل ڈار سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور

مسل نمبر ۱۶۳۷۹

میں نور محمد دھرم کوٹی ولد رحیم بخش مرحوم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر تقریباً ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۹۶ گ ب صریح ڈاک خانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۳ ۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان خام اس کی قیمت اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ ہو گی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا اپنی جائداد کا کوئی حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت جو کہ وصیت کی ہوئی ہے اس میں سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ میرے بچوں کی امداد پر ہے علاوہ ازیں گاہے بگاہے تجارت سبزی فروشی پر جو آمد ہو گی میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد نور محمد دھرم کوٹی ولد رحیم بخش مرحوم چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری محمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور گواہ شد چوہدری عبدالکریم ولد پیر محمد صاحب چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۱۶۳۸۰

میں ظفر جمال کپور تھلوی ولد شیخ جمال الدین قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۳ ۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان مستقل الاٹ شدہ واقع شہر گوجرانوالہ محلہ گوبند گڑھ جس کی مالیت سے گورنمنٹ کو ۱/۱۰ حصہ قیمت قابل ادا ہے جس کی ادائیگی کے بعد حقوق ملکیت حاصل ہوں گے اور اس مکان میں ہم چار بھائی ایک والدہ اور ایک ہمشیرہ بروئے شریعت حصہ دار ہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد مکان کے اپنے شرعی حصہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد۔ آمد بصورت کاروبار تجارت -/۱۰۶ روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد ظفر جمال ولد جمال الدین قوم شیخ دکاندار اردو بازار چوک نیائیں گوجرانوالہ گواہ شد۔ محمد شریف قائد خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ گواہ شد۔ خورشید احمد نائب امیر جماعت احمدیہ

مسل نمبر ۱۶۳۸۱

میں نصیرہ نزہت بنت ملک شیر محمد قوم محوکہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ملتان ڈاک خانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں صرف دو زیور ہیں طلائی انگوٹھی قیمت -/۲۵ روپے طلائی بالیاں ایک جوڑا قیمتی -/۷۰ روپے۔ چاندی کے بٹن -/۱۸ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میں والدین کے ساتھ رہتی ہوں اور میری ماہوار آمد گورنمنٹ سکالرشپ ہے جو -/۲۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ نصیرہ نزہت محوکہ بنت ملک شیر محمد صاحب محوکہ متعلم فرسٹ ایئر ایم بی ایس نشتر میڈیکل ملتان۔ گواہ شد شیر محمد محوکہ ولد ملک رانجھا ساکن حال نزد وائٹ ہاؤس باغ بیگی ملتان شہر گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر

مسل نمبر ۱۶۳۸۲

میں محمد رشید ولد ایم عبدالکریم صاحب قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور حال مکان نمبر ۸ر ۳۵ گلی نمبر ۲ جامع مسجد روڈ راولپنڈی ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۳۹۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد محمد رشید راولپنڈی گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی جماعت احمدیہ راولپنڈی گواہ شد۔ محمد عبدالقیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخل ہونے والے

طلباء کے لئے ضروری اعلان

جو طلبا اس سال گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخلہ لے رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ جلدی اپنے نام۔ ولدیت، تعلیم اور ضروری کوائف ذیل کے پتہ پر بھیج دیں (محمد افضل طاہر محلہ دار النصر غربی ربوہ) تاکہ نئے آنے والے طلباء کو شروع شروع میں پیش آنے والی مشکلات سے محفوظ رکھا جا سکے اور جن دوستوں کو سکول کے کوائف مطلوب ہوں وہ بھی پوچھ سکتے ہیں۔ خاکسار محمد افضل طاہر
گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲ رجولائی۔ صدر ایوب نے کل اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے کہ بھارت کے لئے امریکہ کی بھاری فوجی امداد سے برصغیر میں طاقت کا توازن بگڑ گیا ہے بھارت کو ہتھیار بندی کے لئے جو طویل المدت امداد مل رہی ہے اس کے بل پر بھارت ایشیا میں چین کا مدمقابل بنے گا یا نہیں لیکن بھارت کی بے پناہ فوجی طاقت سے اس کے قرب وجوار میں چھوٹے ملکوں کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ پیدا ہو گیا ہے مزید براں بھارت کی جنگی تیاریوں سے اقتصادی نتائج بھی تباہ کن ہوں گے ان حالات میں فوجی تصادم ہو یا اقتصادی بحران مغربی ممالک بھارت کو فوجی امداد دے کر اپنے مقاصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے

صدر ایوب نے کہا کہ اس ملک میں امریکہ کے لئے دوستی اور خیر سگالی کا بے پناہ جذبہ اس وقت تک موجود تھا جب تک امریکہ نے پاکستان کے مفادات کو نظر انداز کرنے کی موجودہ غیر دانشمندانہ پالیسی اختیار نہ کی تھی امریکہ نے اپنی بین الاقوامی مصلحتوں کی بناء پر پاکستان کی سلامتی کو معرض خطر میں ڈالنے کی کوشش کی ہے پاک بھارت تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ وہ دیانتداری سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے باشندے جب تک ماضی کے اختلافات اور تعصبات کو فراموش نہیں کرتے اس وقت تک اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو گی۔

● کابل ۲ رجولائی۔ صدر ایوب خان نے دونوں ملکوں کی دلچسپی کے مسائل پر مذاکرات جیت کے لئے افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے شاہ ظاہر شاہ نے یہ دعوت قبول کر لی ہے اس کی تاریخ کا عنقریب فیصلہ کیا جائے گا۔ صدر ایوب نے شاہ ظاہر شاہ کو دورہ پاکستان کی دعوت کل دوپہر ان سے ملاقات کے دوران دی۔ یہ ملاقات جو کابل کے ہوائی اڈہ پر ہوئی۔ کوئی ۱/۲ ۲ گھنٹے جاری رہی۔

کابل پہنچنے پر صدر کا پرجوش استقبال کیا گیا سب سے پہلے شاہ ظاہر شاہ نے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا اس کے بعد کابینہ کے ارکان سے ان کا تعارف کیا۔ ہوائی اڈہ کی تقریبات کے فوراً بعد دونو سربراہ ہوائی اڈہ کے اس حصہ میں چلے گئے جو بادشاہ کے لئے مخصوص ہے۔

● نئی دہلی ۲ رجولائی۔ بھارت کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر نہرو دولت مشترکہ کی وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن نہیں جائیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ اگرچہ اب مسٹر شاستری صحت یاب ہو گئے۔ تاہم انہوں نے ڈاکٹروں کے مشورے پر لندن کانفرنس میں ان کی نمائندگی وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی اور مسز اندرا گاندھی کریں گی۔

●۔ راولپنڈی ۲ رجولائی۔ قائمقام صدر مسٹر فضل القادر چودھری آج صبح راولپنڈی سے مری روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ ایک ہفتہ قیام کریں گے وہ ۸ رجولائی کو کراچی جائیں گے جہاں سے وہ حیدرآباد کے دورہ پر روانہ ہوں گے وہ طوفان زدہ علاقوں میں نقصان کا جائزہ لیں گے اور اس علاقے کے ارکان اسمبلی سے ملاقات کریں گے وہ ۱۲ رجولائی کو ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔

●۔ لاہور ۲ رجولائی۔ مرکزی وزیر مواصلات اور قومی اسمبلی میں سرکاری پارٹی کے لیڈر خان عبد الصبور خان نے سیاسی جماعتوں سے پرزور درد مندی کے ساتھ اپیل کی ہے کہ وہ صدر محمد ایوب خان کو آئندہ انتخابات میں بلامقابلہ منتخب کرانے پر رضامند ہو جائیں کیونکہ اس وقت ملک کو ان سے بہتر سربراہ نہیں مل سکتا۔ انہوں نے کہا میں اس غرض کے لئے اپوزیشن لیڈروں سے بات چیت کروں گا اگر انہوں نے میری بات نہ مانی اور اپنا امیدوار کھڑا کرنے پر اصرار کیا تو انہیں یہ خدشہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کے امیدوار کو سکرٹنگ کے ذریعہ میدان سے خارج کر دیا جائے گا بلکہ ہماری کوشش ہو گی کہ ہمارے اور ان کے امیدوار کے درمیان منصفانہ مقابلہ ہو۔

خان عبد الصبور کل صبح لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

●۔ لندن ۲ رجولائی۔ برطانیہ کی ایک جہاز ساز کمپنی پاکستان کی سرکاری نیشنل شپنگ کارپوریشن کے لئے ۱۲ ہزار ایک سو ٹن وزن کا سامان بردار جہاز تیار کرے گی۔ اس جہاز کی تیاری پر ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپے سے زیادہ لاگت آئے گی۔ اس کی رفتار ۱۷ بحری میل فی گھنٹہ ہو گی۔

●۔ لاہور ۲ رجولائی۔ بی اے اور بی ایس سی (پرانا نصاب) کا سپلیمنٹری امتحان لاہور کے علاوہ راولپنڈی گجرات سیالکوٹ لائل پور سرگودھا ملتان اور بہاولپور میں بھی ہو گا۔ یہ امتحان ۲ رستمبر سے شروع ہو گا۔

● راولپنڈی ۲ رجولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت کی اسلحہ بندی اور امریکہ کی طرف سے اسے بھاری تعداد میں ملنے والی فوجی امداد نے پاکستان کے لئے ایک عظیم مسئلہ کھڑا کر دیا ہے وہ اپنے بیس روزہ غیر ملکی دورہ کے پہلے مرحلہ میں کابل جاتے ہوئے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا یہ فوجی امداد نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ مغربی طاقتوں کے لئے بھی مضرت رساں ہے

صدر نے مغربی طاقتوں کو مشورہ دیا کہ وہ صورتحال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں اور بڑے پیمانے پر بھارت کو اسلحہ دینے کی جو پالیسی انہوں نے اختیار کی ہے اس پر نظر ثانی کریں۔

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے عزیزم ناصر احمد محمود نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب یونیورسٹی کے "ڈینٹل سرجری" "Dental Surgery" کے فرسٹ پروفیشنل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان سے عزیزم کی مزید کامیابیوں کے لئے عاجزی سے دعا کا خواستگار ہوں۔

خاکسار میاں محمد اسحاق سنوری

مکان نمبر ۹۔ ارجن گلی نمبر ۳۶ قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور

ولادت

میرے چھوٹے بھائی محمود احمد صاحب سعید فاضل عربی واقفِ زندگی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ رجون ۱۹۶۲ء دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسعود احمد تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو عمر دراز عطا کرے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

نومولود ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائلپوری کا نواسہ اور محمد عثمان صاحب مرحوم آف حیدرآباد دکن کا پوتا ہے۔

محمد احمد انور ایم۔ اے

تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

درخواستِ دُعا

میرے ماموں جان محترم نور محمد صاحب چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ کی تاحال کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔

تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں اپنے خاص فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

(خاکسار عبد الکریم محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

● راولپنڈی ۲ رجولائی۔ حکومت نے جولائی سے دسمبر ۱۹۶۲ء تک کی نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے جس کے تحت مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۱۵ اشیاء کو آزاد درآمدی فہرست (فری لسٹ) میں رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں روزمرہ کے استعمال کی متعدد اشیاء بھی کسی لائسنس کے بغیر آزادانہ طور پر درآمد کی جا سکیں گی۔ یہ اعلان درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر جناب شفیع الاعظم نے اپنی ایک نشری تقریر میں کیا ہے۔

● کراچی ۲ رجولائی۔ مغربی پاکستان کی یونیورسٹیوں نے اگلے تعلیمی سال سے جو ستمبر میں شروع ہو گا ایل ایل بی کورس تین سالہ کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے انٹر یونیورسٹی بورڈ نے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی ہدایت پر پچھلے ہفتے ایبٹ آباد میں اپنے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ عدالت عالیہ کے خیال میں وکالت کے پیشہ کا معیار بلند کرنے کے لئے کورس کی مدت میں توسیع ضروری ہے کیونکہ دو سالہ کورس کے بعد ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کرنے والے عدالتوں میں عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ تاہم توسیع شدہ کورس صرف ان طلباء کے لئے ہو گا جو بار میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایسے طلبہ جو وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے انہیں دو سالہ کورس مکمل کرنے کے بعد بی ایل بیچلر آف لاز کی ڈگریاں دی جائیں گی۔ ان لوگوں کو عدالتوں میں پریکٹس کرنے کے لئے رجسٹریشن کرانے کی اجازت نہیں ہو گی۔

● کابل ۲ رجولائی ــ صدر ایوب نے آج جب افغانی گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا تو گارڈ آف آنر نے صدر کو سلامی پیش کی۔ صدر ایوب نے پشتو میں شاہی گارڈ کا شکریہ ادا کیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴